نظر بد کی حقیقت اور اس کا علاج

انسان کو لاحق ہونے والی بیماریوں میں ایک خطرناک بیماری "نظر بد" ہے۔ عربی میں اسے العین کہتے ہیں۔ نظر بد کی تاثیر ایک معلوم حقیقت اور مسلمہ امر ہے، جس کا انکار ممکن نہیں، قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں اس کا ذکر موجود ہے۔ نظر بد کا مطلب ہے کہ کسی کی خوبی یا اچھائی سے متاثر ہو کر اس کو حسد یا رشک کی ایسی نظر سے دیکھنا کہ اس کو نقصان پہنچے یا بیماری لاحق ہو۔

نظر بد کی حقیقت پر قرآن وحدیث کے دلائل

- وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ ﴿٥١﴾ وَمَا هُوَ إِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعَالَمِينَ ﴿٥٢﴾ اور وہ لوگ جنھوں نے کفر کیا یقیناً قریب ہیں کہ تجھے اپنی نظروں سے (گھور گھور کر) ضرور ہی پھسلا دیں، جب وہ ذکر کو سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یقیناً یہ تو دیوانہ ہے۔ حالانکہ وہ تمام جہانوں کے لیے نصیحت کے علاوہ کچھ بھی نہیں۔ سورہ القلم آیت 51-52

قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَمُجَاهِدٌ، وَغَيْرُهُمَا: {لَيُزْلِقُونَكَ} لَيُنْفِذُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ، أَيْ: لَيُعِينُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ، بِمَعْنَى: يَحْسُدُونَكَ لِبُغْضِهِمْ إِيَّاكَ لَوْلَا وِقَايَةُ اللَّهِ لَكَ، وَحِمَايَتُهُ إِيَّاكَ مِنْهُمْ. وَفِي هَذِهِ الْآيَةِ دَلِيلٌ عَلَى أَنَّ الْعَيْنَ إِصَابَتُهَا وَتَأْثِيرُهَا حَقٌّ، بِأَمْرِ اللَّهِ، عَزَّ وَجَلَّ، كَمَا وَرَدَتْ بِذَلِكَ الْأَحَادِيثُ الْمَرْوِيَّةُ مِنْ طُرُقٍ مُتَعَدِّدَةٍ كَثِيرَةٍ.

ابن کثیر: حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما اور مجاہد فرماتے ہیں کہ ({لَيُزْلِقُونَكَ}) کے معنی ہیں کہ وہ آپ کو پھسلا دیں گے۔ یعنی آپ کو نظر لگا دیں گے اور بغض کی وجہ سے یہ لوگ آپ سے حسد کرتے ہیں مگر اللہ تعالی آپ کی حمایت اور حفاظ فرما رہا ہے۔ یہ آیت کریمہ اس بات کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کے حکم سے نظر لگنا اور اس کا اثر انداز ہونا حق ہے جیسا کہ مختلف سندوں سے مروی بہت سی احادیث سے بھی یہ ثابت ہے۔

- وَقَالَ يَا بَنِيَّ لَا تَدْخُلُوا مِن بَابٍ وَاحِدٍ وَادْخُلُوا مِنْ أَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ ۖ وَمَا أُغْنِي عَنكُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ ۖ إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلَّهِ ۖ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَيْهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُتَوَكِّلُونَ ﴿٦٧﴾ اور اس نے کہا اے میرے بیٹو! ایک دروازے سے داخل نہ ہونا اور الگ الگ دروازوں سے داخل ہونا اور میں تم سے اللہ کی طرف سے (آنے والی) کوئی چیز نہیں ہٹا سکتا، حکم اللہ کے سوا کسی کا نہیں، اسی پر میں نے بھروسا کیا اور اسی پر پس لازم ہے کہ بھروسا کرنے والے بھروسا کریں۔ سورہ یوسف آیت 67

فَإِنَّهُ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ كَعْبٍ، وَمُجَاهِدٌ، وَالضَّحَّاكُ، وَقَتَادَةُ، والسُّدِّي: إِنَّهُ خَشِيَ عَلَيْهِمُ الْعَيْنَ، وَذَلِكَ أَنَّهُمْ كَانُوا ذَوِي جَمَالٍ وَهَيْئَةٍ حَسَنَةٍ، وَمَنْظَرٍ وَبَهَاءٍ، فَخَشِيَ عَلَيْهِمْ أَنْ يُصِيبَهُمُ النَّاسُ بِعُيُونِهِمْ؛ فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ، تَسْتَنْزِلُ الْفَارِسَ عَنْ فَرَسِهِ. جب یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں کو اجازت دے دی کہ بنیامین کو اپنے ساتھ مصر لے جائیں، پھر انھوں نے حکم دیا کہ وہ سب کے سب مصر کے ایک ہی دروازے سے داخل نہ ہوں بلکہ شہر میں داخلے کے لیے مختلف دروازوں کو استعمال

کریں جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما محمد بن کعب، مجاہد، ضحاک، سدّی و دیگر کئی ایک ائمہ تفسیر رحمھم اللہ نے لکھا ہے کہ آپ کا یہ اقدام انھیں نظر بد سے بچانے کے لیے تھا۔ اس وجہ سے کہ وہ سب کے سب بہت خوبصورت، تندرست وتوانا اور جوانانِ رعنا تھے۔ آپ نے خدشہ محسوس فرمایا کہ کہیں لوگ انھیں نظر ہی نا لگا دیں کیونکہ نظر بر حق ہے۔ نظر بد تو شہسوار کو گھوڑے سے نیچے گرا دیتی ہے۔

❖ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ ﴿٥﴾ اور حسد کرنے والے کی برائی سے بھی جب وہ حسد کرے۔

عن قتادة (وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ) قال: من شرّ عينه ونفسه(الطبری) حاسد کے حسد اور اس کے شر سے پناہ طلب کی گئی ہے جس سے مراد نظر بد ہے۔

❖ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ:" الْعَيْنُ حَقٌّ وَنَهَى عَنِ الْوَشْمِ."نظر بد لگنا حق ہے اور نبی کریم ﷺ نے جسم پر گودنے سے منع فرمایا۔(خ 5740 – م 2187)

❖ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَال رَسُولُ اللَّهِ ﷺ:" اسْتَعِيذُوا بِاللَّهِ، فَإِنَّ الْعَيْنَ حَقٌّ." "اللہ کی پناہ طلب کرو، اس لیے کہ نظر بد حق ہے"۔(جہ 3508)

❖ عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ ، عن النبي ﷺ، قَالَ: " الْعَيْنُ حَقٌّ وَلَوْ كَانَ شَيْءٌ سَابَقَ الْقَدَرَ سَبَقَتْهُ الْعَيْنُ، وَإِذَا اسْتُغْسِلْتُمْ فَاغْسِلُوا ". نظر حق (ثابت شدہ بات) ہے، اگر کوئی ایسی چیز ہوتی جو تقدیر پر سبقت لے جاسکتی تو نظر سبقت لے جاتی۔ اور جب (نظر بد کے علاج کے لیے) تم سے غسل کرنے کے لئے کہا جائے تو غسل کر لو۔(م 2188) یعنی اگر کسی چیز میں تقدیر کے فیصلے کو ٹالنے کی طاقت ہوتی تو نظر بد میں ہوتی۔

❖ عن أبي ذر الغفاري عن النبي ﷺ قال: إنَّ العينَ لَتُولَعُ بِالرَّجُلِ بِإذنِ اللهِ تعالى، حتى يَصْعَدَ حَالِقًا ثُمَّ يَتَرَدَّى منه. نظر بد آدمی کو اللہ تعالی کے حکم سے لگی رہتی ہے حتی کہ اسے بلندی تک لے جاتی ہے (یعنی پہلے وہ آدمی اسے بہت اچھا لگتا ہے) پھر نیچے گرا دیتی ہے۔(یعنی اپنے زہریلے پن کی وجہ سے اسے بیمار کر دیتی ہے)۔ (مسند احمد 21302 – صحيح الجامع 1681) نظر بد انسانوں پر اثر انداز ہوتی ہے، حتی کہ اگر کوئی اونچی جگہ پر کھڑا ہو تو نظر بد کی وجہ سے وہ گر بھی سکتا ہے۔

❖ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: أَكْثَرُ مَنْ يَمُوتُ مِنْ أُمَّتِي، بَعْدَ كِتَابِ اللَّهِ وَقَضَائِهِ وَقَدَرِهِ، بِالأَنْفُسِ. يَعْنِي: بِالْعَيْنِ میری امت کے زیادہ تر لوگ قضا وقدر کے بعد نظر بد کے ذریعے موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ (كشف الأستار عن زوائد البزار: 3052)

❖ عن جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ، يَقُولُ: قَالَ النبي ﷺ لِأَسْمَاءَ بِنْتِ عُمَيْسٍ: مَا لِي أَرَى أَجْسَامَ بَنِي أَخِي ضَارِعَةً تُصِيبُهُمُ الْحَاجَةُ؟، قَالَتْ: لَا، وَلَكِنْ الْعَيْنُ تُسْرِعُ إِلَيْهِمْ، قَالَ: ارْقِيهِمْ، قَالَتْ: فَعَرَضْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ: ارْقِيهِمْ. آپ ﷺ نے اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا سے فرمایا: کیا ہوا ہے میں نے اپنے بھائی (حضرت جعفر بن ابی طالب رضی

اللہ عنہ) کے بچوں کے جسم لاغر دیکھ رہا ہوں، کیا انھیں بھوکا رہنا پڑتا ہے؟ انھوں نے کہا: نہیں لیکن انھیں نظر بد جلدی لگ جاتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: انھیں دم کرو۔ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا نے کہا: تو میں نے (دم کے الفاظ کو) آپ کے سامنے پیش کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: (ان الفاظ سے) ان کو دم کر دو۔ (م 2198)

❖ وعن جابر رضي الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ((الْعَيْنُ تُدْخِلُ الرَّجُلَ الْقَبْرَ، وَالْجَمَلَ الْقِدْرَ)) والمعنى: أن العين تصيب الرجل، فتقتله فيموت ويُدفَن في القبر، وتصيب الجمل فيُشرِف على الموت فيُذبَح ويُطبَخ في القِدْر. (أبو نعيم في الحلية 90/7، صحيح الجامع 4144)

نظر بد کی قسمیں:

علامہ ابن قیم رحمہ اللہ فرماتے ہیں: نظر بد کی دو قسمیں ہیں۔ ایک کا تعلق انسان سے اور دوسرے کا جنات سے ہے۔ (زاد المعاد 351)

❖ عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: اسْتَرْقُوا لَهَا فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ. نبی کریم ﷺ نے ان کے گھر میں ایک لڑکی دیکھی جس کے چہرے پر (نظر بد لگنے کی وجہ سے) کالے دھبے پڑ گئے تھے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اس پر دم کرا دو کیونکہ اسے نظر بد لگ گئی ہے۔ (خ 5739 – م 2197) نظر بد لگنے کی وجہ سے چہرے کا رنگ بدلا ہوا زردی مائل تھا۔ سفعۃ: جناتی نظر لگی ہوئی ہے۔

❖ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ كان رسول الله ﷺ يتعوّذ من عين الجان وعين الإنس. (ن)

خود کی نظر بھی لگ سکتی ہے: وَلَوْلَا إِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ ۚ ---- نابینا شخص کی نظر بھی لگ سکتی ہے جبکہ اس کے سامنے کسی چیز کی اچھائی بیان کی جائے اور اسے وہ تعجب میں ڈالے-----

تمام دلائل سے پتہ چلا کہ نظر بد لگنا برحق ہے اور اس کا اثر بہت خطرناک ہے۔

علاج سے قبل اپنے عقیدہ کی اصلاح:

- یہ عقیدہ ہو کہ نظر بد اللہ تعالی کی مشیت سے ہی لگتی ہے۔ نفع ونقصان کا مالک اللہ ہے اس کی اجازت کے بغیر ایک پتہ بھی ہل نہیں سکتا۔
- ہر بیماری کا علاج اللہ تعالی نے رکھا ہے۔ ما أَنْزَلَ اللَّهُ داءً إِلَّا أَنْزَلَ له شِفاءً. (خ5678)

احتیاط علاج سے بہتر ہے: اپنی ہر نعمت کو لوگوں کے سامنے بڑھا چڑھا کے دکھانا درست نہیں، صرف ان کے سامنے اپنی نعمت کا اظہار کریں جو آپ کے خیر خواہ ہیں۔ نیز نمازوں کی پابندی، قرآن مجید کی تلاوت اور صبح وشام کے اذکار کے ذریعہ اپنے اور اپنے گھر والوں کی حفاظت کا انتظام کریں۔ نیز جب کسی کو کوئی چیز اچھی لگے تو ماشاء اللہ، تبارک اللہ، اللہ برکت دے، لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہنا چاہیے۔ (عامر بن ربیعہ اور سہل بن حنیف کا واقعہ)

علاج-رقیہ شرعیہ کا اہتمام

عن عائشة أَنَّ رَسولَ اللهِ ﷺ كانَ يَأْمُرُهَا أَنْ تَسْتَرْقِيَ مِنَ العَيْنِ. (م 2195)

فَقَدْ صَحَّ عَنْ أم سلمة، أَنَّ النَّبِيَّ - ﷺ - رَأَى فِي بَيْتِهَا جَارِيَةً فِي وَجْهِهَا سَفْعَةٌ، فَقَالَ: («اسْتَرْقُوا لَهَا، فَإِنَّ بِهَا النَّظْرَةَ») . قَالَ الحسين بن مسعود الفراء: وَقَوْلُهُ " سَفْعَةٌ " أَيْ نَظْرَةٌ يَعْنِي: مِنَ الْجِنِّ، يَقُولُ بِهَا عَيْنٌ أَصَابَتْهَا مِنْ نَظَرِ الْجِنِّ أَنْفَذُ مِنْ أَسِنَّةِ الرِّمَاحِ. (خ)

فَمِنَ التَّعَوُّذَاتِ وَالرُّقَى الْإِكْثَارُ مِنْ قِرَاءَةِ الْمُعَوِّذَتَيْنِ، وَفَاتِحَةِ الْكِتَابِ، وَآيَةِ الْكُرْسِيِّ، وَمِنْهَا التَّعَوُّذَاتُ النَّبَوِيَّةُ.

- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ.
- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ.
- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّاتِ الَّتِي لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَلَا فَاجِرٌ، مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَذَرَأَ وَبَرَأَ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَاءِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيهَا، وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَأَ فِي الْأَرْضِ، وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا، وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، وَمِنْ شَرِّ طَوَارِقِ اللَّيْلِ إِلَّا طَارِقًا يَطْرُقُ بِخَيْرٍ يَا رَحْمَنُ.
- أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ غَضَبِهِ وَعِقَابِهِ، وَمِنْ شَرِّ عِبَادِهِ، وَمِنْ هَمَزَاتِ الشَّيَاطِينِ وَأَنْ يَحْضُرُونِ.
- صبح شام کے اذکار (بسم الله الذي لا يضر... أعوذ بكلمات الله التامات...)

عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ:" كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعَوِّذُ الْحَسَنَ وَالْحُسَيْنَ، وَيَقُولُ: إِنَّ أَبَاكُمَا كَانَ يُعَوِّذُ بِهَا إِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَاقَ، أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. نبی کریم ﷺ حسن و حسین رضی اللہ عنہما کے لیے پناہ طلب کیا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ تمہارے بزرگ دادا (ابراہیم علیہ السلام) بھی ان کلمات کے ذریعہ اللہ کی پناہ اسماعیل اور اسحاق علیہ السلام کے لیے مانگا کرتے تھے۔ «أَعُوذُ بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ» ”میں پناہ مانگتا ہوں اللہ کے پورے پورے کلمات کے ذریعہ ہر ایک شیطان سے اور ہر زہریلے جانور سے اور ہر نقصان پہنچانے والی نظر بد سے۔“ (خ 3371)

أُعِيذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللَّهِ التَّامَّةِ، مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَهَامَّةٍ، وَمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَامَّةٍ. (د 4737 – ت 2060)

*** ان دعاؤں سے نظر بد کا اثر ختم ہو گا۔ خواب میں کچھ دکھے گا نہیں۔

*** نظر لگانے والے کا علم ہو تو اسے وضو یا غسل کرا کے اس کے پانی کو مریض پر انڈیلا جائے۔ (د 3880)

<u>بدعات وخرافات</u>: تعویذ گنڈے، دھاگے، گھوڑے کی نال، مختلف قسم کی انگوٹھیاں، ہاتھوں یا بیروں میں کڑے، دکانوں پر مختلف چیزیں لٹکانا. احذروا العین نہیں کہا بلکہ کہا کہ استر قوا۔۔۔ خوف کھانے کی ضرورت نہیں۔ ہر چیز کو نظر لگ گئی کہنا، یا اس سے بہت زیادہ خوف میں رہنا، ہر کسی کو شک کی نگاہ سے دیکھنا درست نہیں۔ نیز بچوں کی تصاویر فون وغیرہ پر لگانے سے احتیاط کرنا چاہیے۔

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ الْجُهَنِيِّ رضي الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ: مَنْ عَلَّقَ تَمِيمَةً فَقَدْ أَشْرَكَ- (حم 17458) عن عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رضي الله عنه قال: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ: مَنْ تَعَلَّقَ تَمِيمَةً فَلَا أَتَمَّ اللَّهُ لَهُ، وَمَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً فَلَا وَدَعَ اللَّهُ لَهُ. (حم 17440) شریعت نے قرآن مجید کو اور ان نبوی دعاؤں، اسی طرح شہد اور کلونجی وغیرہ کو سبب بتایا ہے کہ یہ نظر بد وغیرہ سے حفاظت کا باعث ہیں البتہ ان بدعتی چیزوں کے بارے میں کوئی علم نہیں کہ یہ فائدہ مند ہیں۔ (شرعی سبب، قدری سبب)